OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

موضوع روایات: اسباب، طرقِ معرفت اور عصری ضرورت: تحقیقی مطالعہ

Fabricated Ahadith: Causes, Methods of Identification and Contemporary Needs: An Exploratory Study

Majid Nawaz Malik
PhD Research Scholar, Department of Islamic Learning, Faculty of Islamic Studies, University of Karachi, Karachi.

Dr. Hafiz Ghulam Anwar Panhwar Al-Azhari
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University Khairpur Sindh Pakistan.

Received on: 05-01-2024 Accepted on: 10-02-2024

Abstract

In the current century, the religion of Islam is facing many new temptations and challenges. One of them is the temptation of social media. Through this fitna, any matter is spread all over the world very quickly. The anti-religious forces created hadiths on their behalf to defame Islam and spoil the true face of Islam. Then these traditions became famous among the people. In this era, it has come to general observation that Hadith Rasool is written on wise and mystical sayings and uploaded on the internet and then that thing spreads all over the world. In particular, it has been observed that a post shared on a new Islamic month is a reward for the bearer of that month's good news. Then everyone shares this post on their Facebook and other social media accounts to get a reward, while this is not found anywhere in the hadith books. It is a grave sin to call a false tradition a prophet of Hadith, and a strict covenant has been made against it. Such hadiths are made by the anti-Islamic forces to mock and ridicule the religion of Islam. Sometimes it also happens that people who do not understand the religion among Muslims simply upload what they have heard on social media as a reward and then Simple Muslims keep sending these false traditions with the intention of getting a reward. Most of such traditions are fabricated and false. All such traditions whose words are superficial and weak, or in which there is a promise of a great reward for a small action, or a promise of a great punishment for a minor sin, or the achievement of giving the good news of a month. Whether it is a promise of paradise or good news or seeking personal interest from this hadith, such traditions should not be shared without research. Therefore, it is necessary to avoid sharing such posts. It should not be uploaded to the media and should not be shared. Only the hadiths issued by certified religious and educational institutions should be shared. In this regard, the scholars should be consulted and satisfaction should be obtained only after their support and confirmation.

Keywords: Fabricated Ahadith, Methods of Identification, Contemporary Needs, social media.

1۔ موضوع کا تعارف واہمیت

رسول اکرم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔[1] لسان نبوت سے ادا ہونے والا ایک ایک لفظ اور حرف وحی الٰہی کے اعزاز سے معزز[2] اور محفوظ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان مبارک کلمات کو محفوظ کیا اور اس امانت کو اگلی نسل تک منتقل کیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ کے فرامین طیبہ کو محفوظ کرنے کے لیے محدثین کرام نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور اصول وضوابط متعین کیے تاکہ ان اصولوں پر پرکھ کر احادیث پر صحت اور ضعف کا لگایا جاسکے۔ اس فن میں محدثین کرام نے سینکڑوں تصانیف تحریر فرمائیں۔ دوسری طرف بعض عاقبت نااندیش لوگوں نے اپنی طرف سے اقوال گھڑ کر انہیں بھی حدیث رسول کا نام دیا، جس کے مختلف اسباب ہیں جو اس مقالہ میں تحریر کیے جائیں گے۔ اب ضروری تھا کہ رسول اکرم ﷺ کے فرامین طیبہ اور واضعین کے اقوال کے درمیان فرق کیا جائے تاکہ صحیح اور موضوع میں فرق کیا جاسکے۔ محدثین کرام نے موضوع روایات کی معرفت کے لیے کچھ طرق اور اصول وضع فرمائے ہیں، اس مقالہ میں انہیں زیر بحث لایا جائے گا۔ فی زمانہ اسلام مخالف گروہ دین اسلام میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لیے اور بعض مسلمان اپنی کم علمی کی وجہ سے بغیر تحقیق کے کسی بھی حکیمانہ قول کو حدیث نبوی سمجھ کر لوگوں کو بھیجتے ہیں اور یوں یہ بات سوشل میڈیا کے ذریعے پھیل جاتی ہے حالانکہ اس بارے میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ عصر حاضر میں دین سے دوری کی وجہ سے بعض مسلمانوں میں یہ خامی بہت زیادہ پھیلتی جارہی ہے، اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ یہ گناہ، کار خیر سمجھ کر کیا جارہا ہے۔ اس عصری اہمیت کے پیش نظر یہ مقالہ تحریر کیا جارہا ہے۔ یہ مقالہ آٹھ اجزاء پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں موضوع تحقیق کا تعارف واہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ دوم میں حدیث موضوع کی تعریف، سوم میں حدیث موضوع کا مرتبہ، چہارم میں موضوع روایت کو بیان کرنے کا حکم، پنجم میں وضع حدیث کے طریقے، ششم میں وضع حدیث کے اسباب، ہفتم میں وضع حدیث کی معرفت کے طرق، ہشتم میں موضوع روایات کی معرفت کی عصری ضرورت اور نہم میں خلاصہ بحث کو ذکر کیا گیا ہے۔

2۔ حدیث موضوع کی تعریف

لفظ "موضوع" لغت میں "وضع الشئ" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس کا مطلب کسی شئ کا مرتبہ گھٹانا ہے۔ موضوع روایت کا یہ نام اس کے گرے ہوئے مرتبہ کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔[3] اصطلاح میں " اَلْمَوْضُوعُ هُوَ الْمُخْتَلَقُ الْمَصْنُوعُ "[4] موضوع اس روایت کو کہتے ہیں جس کو گھڑ کر جھوٹ موٹ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کردیا جائے۔

3۔ حدیث موضوع کا مرتبہ

یہ ضعیف احادیث کی بدترین اور گھناؤنی ترین قسم ہے جب کہ بعض علماء نے اسے احادیث ضعیفہ کی ایک قسم نہیں بلکہ مستقل قسم قرار دیا ہے۔[5]

4۔ موضوع روایت کو بیان کرنے کا حکم

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کو بھی کسی روایت کے موضوع ہونے کا علم ہو، (خواہ وضع کی نوعیت کیسی ہی ہو اور چاہے وضع کا

تعلق کسی بھی مسئلہ اور مضمون سے ہو اور چاہے اس مسئلہ کی نوعیت کسی بھی درجہ کی ہو خواہ اس کا تعلق عقائد سے ہو یا فرائض و واجبات سنن و مستحباب اور مباحات سے ہو۔ بہر حال وضع کا علم ہونے کے بعد) اسے وہ حدیث اس کے موضوع ہونے کی تصریح کیے بغیر بیان کرنا جائز نہیں۔[6] امام نووی لکھتے ہیں:

" يَحْرُمُ رِوَايَةُ الْحَدِيثِ الْمَوْضُوعِ عَلَى مَنْ عَرَفَ كَوْنَهُ مَوْضُوعًا أَوْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ وَضْعُهُ فَمَنْ رَوَى حَدِيثًا عَلِمَ أَوْ ظَنَّ وَضْعَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ حَالَ رِوَايَتِهِ وَضْعَهُ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي هَذَا الْوَعِيدِ مُنْدَرِجٌ فِي جُمْلَةِ الْكَاذِبِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم "[7]

ترجمہ: جس کو کسی روایت کا موضوع ہونا معلوم ہو یا اس کے ظن غالب میں وہ موضوع ہو تو اس کے لیے ہر گز جائز نہیں کہ اس حدیث کو بیان کرے اور جو یہ علم رکھنے کے باوجود کہ فلاں روایت موضوع ہے، اس کو بیان کرتا پھرے، اور اس کا موضوع ہونا بیان نہ کرے، تو وہ اس شدید وعید میں داخل اور اُن لوگوں میں شامل ہے جو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ اور افتراء کرتے ہیں۔

امام ذہبی کے مطابق جو شخص موضوع حدیث بیان کرتا پھرے تو اسے سخت سزا دینی چاہیے اور اسے عرصہ دراز تک جیل میں ڈال دینا چاہیے ۔[8] خطیب بغدادی کے مطابق محدث پر لازم ہے کہ موضوع اور باطل اخبار واحادیث اور روایات کو قطعا بیان نہ کرے، اگر کوئی ایسا کام کر ڈالے تو وہ بہت بڑا گناہ گار اور کذابین کی جماعت میں داخل ہو گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی خبر دی ہے۔[9] امام ابن الصلاح کے مطابق جس کو کسی روایت کا موضوع ہونا معلوم ہو جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے موضوع کہے بغیر بیان کرے۔[10] امام ابن حجر کے مطابق محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ موضوع روایت کو بیان کرنا حرام ہے۔ صرف اس وقت اس کی اجازت ہو گی کہ اس کا موضوع ہونا بیان کیا جائے۔[11] علماء کے اس اجماع کی دلیل مسلم شریف کی یہ روایت ہے، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے میری طرف سے ایک ایسی حدیث بیان کی، جس کے جھوٹ ہونے کو وہ جانتا ہے تو وہ (بھی) دو جھوٹوں[12] میں سے ایک جھوٹا ہے۔"[13]

5۔وضع حدیث کے طریقے

واضعین نے حدیث گھڑنے کے لیے چند طریقے استعمال کیے:

ا۔اس کی پہلی صورت یہ ہے کہ ان واضعین نے خود سے ایک حدیث تراش لی، پھر دوسرا ظلم یہ کیا کہ اس کے لیے ایک اسناد بھی تیار کر لی اور اسی جعلی سند سے اس جعلی حدیث کو روایت کرنے لگے۔[14]

۲۔اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ ان لوگوں نے بعض حکماء کا کوئی قول لے لیا (یا کوئی اسرائیلی روایت لے لی۔) اور (اسے بطور حدیث پیش کرنے کے لیے) اس کے لیے ایک اسناد گھڑ لی۔[15]

۳۔اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ ان لوگوں نے کسی ضعیف حدیث کے ساتھ کوئی قوی سند لگا دی۔[16] اس صورت میں اس کی نسبت تو جھوٹی نہیں ہوتی، البتہ قوی سند لگا کر اس کا رتبہ بڑھانے کی سعی نامشکور میں کذب وافتراء کا پہلو ہوتا ہے اور اس حدیث کی اس قسم کو بھی موضوع اس لیے کہا گیا ہے کہ "موضوع" کی حقیقت صرف خالص جھوٹ ہی نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات "امر واقعی" کے ساتھ بھی وضع

کا معاملہ کر لیا جاتا ہے۔ بہر حال "موضوع حدیث" کی یہ تیسری قسم شرّ کے اعتبار سے سب سے کم مرتبہ کی ہے۔

6۔ وضع حدیث کے اسباب

حدیث گھڑنے کے متعدد اسباب ہیں، جنہوں نے ان واضعین کو اس کام اُبھارا۔ ان میں سے چند اہم اور نمایاں اسباب کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

ا۔ تقربِ الٰہی کا حصول

اس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کو نیکیوں پر آمادہ کرنے کے لیے اور منکرات کے ارتکاب سے ڈرانے کے لیے روایات گھڑی جائیں۔ یہ واضعین کی وہ جماعت ہے جو زہد و تقوی اور نیکی کی طرف منسوب ہے مگر یہ بدترین واضعین ہیں کیوں کہ لوگ (ان کی بزرگی، درویشی، دنیا سے بے رغبتی، زہد و عبادات اور نیکی دیکھتے ہوئے) ان پر اعتبار کر کے ان کی موضوع احادیث کو قبول کر لیتے ہیں۔ انہی بدترین واضعین میں سے ایک میسرہ بن عبدربہ بھی ہے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

"قال محمد بن عيسى بن الطباع قلت لميسرة بن عبد ربه من أين جئت بهذه الأحاديث من قرأ كذا و كذا كان له كذا و كذا؟ قال: وضعته أرغب الناس"[17]

ترجمہ: محمد بن عیسی بن طباع کا بیان ہے کہ میں نے میسرہ بن عبدربہ سے کہا: تم یہ حدیثیں کہاں سے لائے، جس میں مذکور ہے کہ جس نے فلاں فلاں سورۃ پڑھی، اس کے لیے یہ یہ اجر ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا: میں نے لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے گھڑی ہیں۔

۲۔ مذہب کی بے جا حمایت و تائید

خاص طور پر سیاسی فرقوں کے مذاہب کی تائید کے لیے احادیث گھڑنا اور ایسا اس وقت ہوا، جب فتنوں نے سر اُٹھایا اور کئی سیاسی فرقے پیدا ہو گئے۔ جیسے خوارج اور شیعہ وغیرہ۔ چناں چہ ان میں سے ہر ایک ایسا فرقہ نے اپنے اپنے مذہب کی نصرت و حمایت کے لیے حدیثیں گھڑیں جیسے رافضیوں کی یہ حدیث:

"عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ، مَنْ شَكَّ فِيْهِ كَفَرَ"[18]

ترجمہ: حضرت علی سب سے بہتر انسان ہیں جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔

مامون بن احمد ہروی سے کسی نے کہا کہ تم دیکھتے نہیں کہ امام شافعی کے مذہب کے پیروکار خراسان میں کس قدر زیادہ ہو رہے ہیں، اس نے فوراً کہا: میں نے احمد بن عبداللہ سے سُنا، اس نے عبداللہ بن معدان ازدی سے اور اس نے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے:

"يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَضَرُّ أَحَدٌ عَلَى أُمَّتِي مِنْ إِبْلِيسَ وَيَكُونُ فی أمتی رجل يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سراج أمتی۔"[19]

ترجمہ: میری امت میں سے ایک شخص ہو گا جس کا نام محمد بن ادریس ہو گا جو میری امت کے لیے ابلیس سے زیادہ نقصان دہ ہو گا، جب کہ اس

امت میں ایک دوسرا شخص ابو حنیفہ نامی ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔

۳۔اسلام پر طعنہ زنی کرنے کے لیے حدیثیں گھڑنا

یہ واضعین کا وہ زندیق ٹولہ ہے جو کھلے عام تو اسلام کے خلاف مکر و فریب کے جال نہ بُن سکا۔ البتہ اس مذموم مقصد کے حصول کے لیے ان نامرادوں نے یہ خبیث اور کمینہ راستہ اختیار کیا۔ چناں چہ ان لوگوں نے اسلام پر زبان طعن دراز کرنے اور اسلام کے صاف اور روشن چہرہ کو بدنما اور داغ دار بنانے کے لیے بے شمار احادیث گھڑیں۔

ابن راوند زندیق نے یہ حدیث گھڑی تھی:

"اَلْبَاذَنْجَانُ لِمَا أُكِلَ لَهُ"[20]

بینگن جس مرض کے لیے کھایا گیا تو اس سے شفاء ہوگی۔

اس سے اس کی غرض محض شریعت کا مذاق اڑانا اور اس حدیث پر تعریض کرنا ہے:

"مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ"[21]

ترجمہ: آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے تو وہ پورا ہوگا۔

انہی بے دین زندیقوں میں ایک نمایاں نام "محمد بن سعید شامی" کا بھی ہے، جس پر زندیقیت کی یہی فردِ جرم عائد کرتے ہوئے اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اسی بدبخت نے مدعیان نبوت کے دجّالوں کو دائرہ اسلام میں قدم رکھنے کی راہ ہموار کرنے کے لیے حمید کے واسطے سے حضرت انس سے مرفوعا یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اِلَّا اِنْ شَاءَ اللهُ"[22]

ترجمہ: میں سب نبیوں پر مہر لگانے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر جسے اللہ تعالی چاہے"

۴۔امراء و سلاطین کا تقرب اور ان کی چاپلوسی اور خوشامد پرستی

بعض کمزور ایمان لوگوں نے حکام وقت کی بے دینیوں اور مذہبی انحرافات کے مناسب یعنی ان کے غیر شرعی رجحانات اور ناجائز کاموں کو سندِ جواز فراہم کرنے کے لیے احادیث گھڑیں۔ اس میں ایک مشہور مثال امیر المؤمنین (عباسی خلیفہ) مہدی اور غیاث بن ابراہیم نخعی کوفی کا قصہ ہے۔ ایک دفعہ غیاث امیر المؤمنین مہدی سے ملنے گیا۔ اتفاق سے اس وقت خلیفہ کبوتر بازی میں مشغول تھا۔ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے کہ یہی وقت خلیفہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ہے، غیاث نے فوراً ہی نبی اکرم ﷺ تک سند متصل کے ساتھ ایک حدیث گھڑ کے سُنادی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ، أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَو جَنَاحٍ"[23]

شرط لگانا جائز نہیں، مگر صرف تیر اندازی میں یا اونٹ یا گھوڑے دوڑانے میں یا کبوتر بازی میں۔

اس حدیث میں غیاث نے خلیفہ کی چاپلوسی کے لیے " أو جناحٍ " کے الفاظ بڑھادیئے، حالانکہ صحیح حدیث میں " أو جناحٍ " کے الفاظ نہیں ہیں[24]، مگر خلیفہ چوں کہ خود بھی صاحبِ علم تھااور علماء کی مجالس میں بھی بیٹھتا تھا، اس لیے اس نے بھی اس کاارادہ بھانپ لیااور ان کبوتروں کوذبح کرنے کاحکم دیااور اپنے اس عمل کی وضاحت کرتے ہوئے کہنے لگا: "میں نے ہی غیاث کواس فعل بد پر اُبھارا۔"اور ساتھ ہی اس خوشامد پرست کو محل سرا سے نکلوادیا۔[25]

۵۔طلبِ معاش اور حصولِ روزگار

یہ پہلوں سے کم درجے کے جعل سازوں کاٹولہ ہے جن کی ہمت، حوصلہ اور ارادوں کی عظمت بس پیٹ تک محدود ہوتی ہے۔ جیسے وہ قصہ گولوگ جولوگوں کوایران طوران اور واہی تباہی کے قصے سُناسُنا کر روٹی کماتے ہیں۔ چناں چہ یہ لوگوں کوان کاجی بہلانے کے لیے انوکھے قصے سُناتے ہیں تاکہ لوگ سُن کر خوش ہوں اور ان کو چار پیسے دے دیں۔اس میدان میں ابوسعید مدائنی نے بڑی شہرت پائی ہے۔[26] محمد بن حجاج جوفالودہ فروش تھے،اس نے فالودہ کے فضائل میں کئی روایات وضع کی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے:

"أطعمني جبريل الهريسة لأشدّ بها ظهري لقيام الليل"[27]

ترجمہ: مجھے جبریل نے فالودہ کھلایاتاکہ میں قیام اللیل کے لیے اپنی کمر ٹھیک اور سیدھی رکھ سکوں۔

۶۔ذاتی فائدہ اور مصلحت کی خاطر

بعض واضعین اپنے ذاتی فائدہ اور مصلحت کی خاطر احادیث وضع کرتے تھے۔ مثلاً محمد بن عبدالمالک انصاری کے بارے میں امام ذہبی لکھتے ہیں : نابینا تھااور احادیث وضع کیاکرتا تھااور احادیث میں جھوٹ بولا کرتا تھا۔[28] امام بخاری اسی محمد بن عبدالمالک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ روایت اس کی گھڑی ہوئی ہے:

"مَنْ قَادَ أَعْمٰى أَرْبَعِيْنَ خُطْوَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ"[29]

ترجمہ: جو کسی نابینا کاہاتھ پکڑ کر اسے چالیس قدم تک لے چلے،اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

۷۔شہرت اور نام کی حرص وآرزو

اس گھٹیا جذبہ کو آبرومند کرنے کے لیے واضع ایسی اجنبی احادیث بیان کرتاہے جو کسی شیخ کے پاس نہ ہوں اور یوں لوگوں میں اس کاچرچا ہونے لگتاہے کہ فلاں ایسی احادیث جانتاہے جو کسی سے سُنی نہیں گئیں۔ چناں چہ ایسے لوگ حدیث کی سند کو بدل دیتے ہیں تاکہ لوگ (ایسی حدیث کو سُن کر) حیرت زدہ رہ جائیں اور لوگ اس جعل ساز سے ان کے سننے کو لپکیں۔اس باب میں ابودحیہ اور حماد نصیبی کانام خاص طور پر لیاجاتاہے۔[30]

امام ابن حبان اپنی سند کے ساتھ ابوجعفر بن محمد طیالسی سے روایت کرتے ہیں کہ امام احمد اور امام ابن معین نے رَصافہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد ایک واعظ کھڑاہوا اور یوں وعظ کہنے لگا: مجھے احمد بن محمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے حدیث سنائی کہ جو کوئی ایک بار لَا

الٰـہَ الَّا اللّٰہُ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر لفظ سے ایک پرندہ پیدا فرمالیتا ہے، جس کی چونچ سونے کی اور پَر مرجان کے ہوتے ہیں، اور اس مضمون سے متعلق کچھ بیس ورق سنادیئے۔ امام احمد اور امام ابن معین حیرت واستعجاب سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ یہ حدیث تو ہم نے آج ہی سُنی اور اس عجیب شاگرد سے تو صرف آج ہی ملاقات ہوئی۔ وعظ سے فارغ ہو جانے کے بعد یہ دونوں علم کے پہاڑ اس واعظ سے کہنے لگے، یہ حدیث تم نے کس سے سُنی ؟ اس نے جواب دیا: امام احمد اور امام ابن معین سے، ان دونوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا: ہم احمد بن حنبل اور یحیی بن معین ہیں اور اسے اللہ کا واسطہ دے کر کہا کہ ہمارے نام سے جھوٹ کی اشاعت سے باز رہو، وہ دغا باز کہنے لگا: میں سُنا کرتا تھا کہ احمد اور یحیی بن معین بڑے احمق وبے وقوف ہیں، آج اس کی تصدیق ہو گئی، وہ دونوں پوچھنے لگے، وہ کیسے ؟ اس دغا باز نے کہا: ساری دنیا میں ایک ہی احمد اور ایک ہی یحی ہے ؟ میرے سترہ سترہ اساتذہ ایسے تھے جن کے نام احمد اور یحیی تھے۔[31]

۸۔ معاندین اور مخالفین کو ضرر پہنچانا

بعض لوگ ذاتی مخالفت اور عناد پر بھی احادیث وضع کر لیتے ہیں، جس سے مقصد دوسرے کی عزت نیلام کرنا یا اسے نقصان پہنچانا ہوتا ہے ۔ سیف بن عمر کہتے ہیں کہ میں سعد بن طریف کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کا لڑکا مدرسہ سے روتے ہوئے آیا، اس نے لڑکے سے رونے کی وجہ پوچھی تو لڑکے نے جواب دیا کہ مجھے میرے استاذ نے مارا ہے۔ اس نے کہا: میں آج انہیں ذلیل ورسوا کروں گا، مجھے عکرمہ سے حضرت ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے:

"شِرَارُكُمْ مِنْ مُّعَلِّمِيْكُمْ :أَقَلُّهُمْ رَحْمَةً عَلَى الْيَتِيْمِ وَأَغْلَظُهُمْ عَلَى الْمِسْكِيْنِ"[32]

ترجمہ: تمہارے بچوں کے وہ استاد بد ترین لوگ ہیں جو یتیم پر بہت کم رحم دل اور مسکین کے لیے بہت سخت دل ہوتے ہیں۔

۹۔ احادیث گھڑنے کے جواز اور عدم جواز کی بابت فرقہ کرامیہ کے مذاہب

کرامیہ نامی[33] ایک بدعتی فرقہ صرف ترغیب وترہیب کے لیے احادیث گھڑنے کے جواز کا قائل ہے اور اس باب میں ان لوگوں کی دلیل یہ حدیث ہے، "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا" (جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا) جس کے بعض طریق میں "لِيُضِلَّ النَّاسَ"[34] کے کلمات کا اضافہ ہے یعنی جہنم میں ٹھکانا اس شخص کا بنے گا، جو لوگوں کو بے راہ کرنے کے لیے رسول اکرم ﷺ پر قصداً جھوٹ بولے گا تاکہ انہیں راہِ راست پر چلنے سے بچانے کے لیے احادیث گھڑنے کے جواز کے قائل تھے اور اس کی دلیل میں وہ یہ اضافی جملہ پیش کرتے ہیں جو اس حدیث کے بعض طرق میں آیا ہے، مگر محدثین، محققین اور حفّاظ حدیث کے نزدیک یہ اضافہ ثابت نہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی نصرت وحمایت میں جھوٹ بولتے ہیں نہ کہ آپ ﷺ کی مخالفت میں۔ مگر یہ پرلے درجہ کا گھٹیا قول ہے کیوں کہ رسول اکرم ﷺ کی شریعت بیضاء چہار دانگ عالم میں اپنا نور پھیلانے کے لیے ان جھوٹوں اور دجالوں کی محتاج نہیں۔ یقیناً یہ گمان فاسد اہل اسلام کے اجماع کے خلاف ہے۔[35] امام الحرمین شیخ ابو محمد جوینی تو اس باب میں اس قدر مبالغہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ ان واضعین کو بالیقین کافر کہتے تھے۔[36]

7۔موضوع روایات کی معرفت کے طرق

محدثین کرام نے صحیح اور موضوع روایات کے درمیان فرق کرنے کے لیے اصول وضوابط اور معیار وضع فرمائے ہیں، جس پر روایات کو پرکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کونسی سے روایات صحیح اور کون سی روایت موضوع ہے۔ذیل موضوع روایات کے پرکھنے کے طرق بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔واضع خود اعتراف کرے

موضوع روایات کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ واضع خود اعتراف کرے کہ اس نے یہ روایت وضع کی ہے۔نوح بن ابی مریم سے پوچھا گیا تم عکرمہ سے بسند ابن عباس قرآن مجید کی سورتوں کے فضائل کیسے بیان کرتے ہو؟اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یہ فضائل میرے خود ساختہ ہیں۔جب اس سے ایسا کرنے کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ قرآن مجید سے دور ہوتے جارہے ہیں اور امام ابوحنیفہ کی فقہ اور ابن اسحاق کے مغازی میں مصروف ہورہے رہیں،ان کا رُخ کتاب اللہ کی طرف موڑنے کے لیے میں نے یہ کام کیا ہے۔[37]

۲۔رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ نہ ہو

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت انبیاء کرام علیہم السلام کے کلام کے مشابہ نہ ہو۔جیسے

"النَّظَرُ إِلَى الْوَجْهِ الْحَسَنِ يَجْلُو الْبَصَرَ "[38]

خوب صورت چہرے کو دیکھنا نظر کو جلا پیدا کرتا ہے۔

۳۔رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب روایت میں سطحیت پائی جائے

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اُس روایت میں رکاکت یعنی سطحیت پائی جائے۔جیسے

"أَرْبَعٌ لا تَشْبَعُ مِنْ أَرْبَعٍ أُنْثَى مِنْ ذَكَرٍ وَأَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ وَعَيْنٌ مِنْ نَظَرٍ وَأُذُنٌ مِنْ خَبَرٍ "[39]

چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں: عورت مرد سے، زمین بارش سے، آنکھ دیکھنے سے اور کان خبر سے۔

۴۔روایت صراحتِ قرآن کے خلاف ہو۔

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت صراحت قرآن کے خلاف ہو۔جیسے

"لَوْ حَسَّنَ أَحَدُكُمْ ظَنَّهُ بِحَجَرٍ لَنَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ "[40]

ترجمہ: اگر تم میں سے کوئی کسی پتھر پر بھی حسن ظن رکھے تو وہ ضرور نفع دے گا۔

۵۔روایت اصولِ قرآن وسنت کے خلاف ہو۔

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت قرآن وسنت کے اصول کے خلاف ہو جیسے

"مَنْ قَضَى صَلَاةً مِنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ ذَلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ فِي عُمُرِهِ إِلَى سَبْعِينَ سَنَةً "[41]

ترجمہ: جس نے رمضان کے آخر جمعہ کو ایک قضاء نماز پڑھی، تو یہی ایک نماز ستر سال کے فوت شدہ نمازوں کے لیے کافی ہے۔

٦۔ روایت عقل سلیم و مشاہدہ کے خلاف ہو اور قابل تاویل نہ ہو

موضوع روایت کو پہنچانے کے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت عقل سلیم یا حِس و مشاہدہ کے خلاف ہو اور اس میں تاویل کی گنجائش بھی نہ ہو ۔ جیسے

"إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْفَرَسَ فَأَجْرَاهَا فَعَرَقَتْ ثُمَّ خَلَقَ نَفْسَهُ مِنْهَا"[42]

ترجمہ: اللہ تعالی نے گھوڑے کو پیدا کر کے اسے تیز دوڑایا، جب اسے پسینہ آگیا تو اس سے اپنے نفس کو پیدا کیا۔

٧۔ روایت میں بے ڈھنگی باتیں نہ ہوں

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت بے ڈھنگی اور اُوٹ پٹانگ باتوں پر مشتمل ہو، جیسے

"مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ طَائِرًا لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سَبْعُونَ أَلْفَ لُغَةٍ يَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ لَهُ"[43]

ترجمہ: جو ایک بار لا الہ الا اللہ پڑھے تو اللہ تعالی اس کلمے سے ایک پرندہ پیدا کر دیتا ہے، جس کی ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان پر ستر ستر ہزار لغت، جو اس کے لیے اللہ تعالی سے معافی طلب کرتی ہیں۔

٨۔ روایت پر چھوٹے اور معمولی کام پر بڑے ثواب کی بشارت

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ روایت میں چھوٹے اور معمولی کام پر بڑے بھاری ثواب کی بشارت دی گئی ہو جیسے

"مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِنِيَّةٍ وَحِسْبَةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَفَعَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدّرّ والياقوت والزبرجد بَين كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةُ مِائَةِ عَامٍ"[44]

ترجمہ: جو ثواب کی نیت سے جمعہ کے روز غسل کرے تو اس کے ہر بال پر اللہ تعالی نور ڈالے گا اور ہر قطرہ کے بدلے یاقوت اور زمرد کے جنت میں اس کا ایک ایک درجہ بلند فرمائے گا، جب کہ دو درجات کے مابین سو سال کی دوری ہو گی۔

٩۔ روایت میں معمولی گناہ پر سخت سزا کی وعید

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اُس روایت میں معمولی گناہ پر سخت اور کڑی سزا کی وعید دی گئی ہو۔ جیسے

"مَنْ تَكَلَّمَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِي الْمَسْجِدِ أَحْبَطَ اللّٰهُ أَعْمَالَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً"[45]

جس نے مسجد کے اندر دنیا سے متعلق باتیں کیں تو اللہ تعالی اس کے چالیس سال کے اعمال برباد کر دے گا۔

١٠۔ روایت کو نقل کرنے والا کذاب ہو

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت نقل کرنے والا وضاع و کذاب ہو۔ جیسے

"الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللهِ"[46]

ترجمہ: اول وقت میں نماز پڑھنا اللہ تعالی کی رضامندی اور آخر وقت میں نماز پڑھنا اس کی معافی ہے۔

اس روایت کا راوی یعقوب بن الولید المدینی ہے جو احادیث وضع کرتا تھا اور جھوٹ بولتا تھا۔ اس کی تمام روایات خود ساختہ ہیں، اس لیے یہ روایت شدید کمزور ہے۔[47]

۱۱۔ روایت شہوت کی طرف راغب ہو

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت شہوت وفساد کی طرف رغبت دلاتی ہو جیسے

"فُضِّلَتِ المرأةُ عَلى الرَّجُلِ بِتِسعَة وتِسعِين مِن اللذَّةِ ولكِنَّ اللهَ ألقى عَلَيهِنَّ جلبَابُ الحَيَاءِ"[48]

ترجمہ: عورت کو مرد کے مقابلے میں ننانوے درجے زیادہ شہوت کی لذت دی گئی ہے لیکن اللہ تعالی نے ان کو حیاء کی چادر اوڑھا دی ہے۔

۱۲۔ روایت اصول اخلاق کے منافی ہو

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت اصول اخلاق کے خلاف ہو جیسے

"مَنْ عَشِقَ فَعَفَّ فَكَتَمَ فَمَاتَ مَاتَ شَهِيدًا"[49]

ترجمہ: جو عشق میں مبتلا ہو کر پاک دامن رہا اور اس حال میں وفات پائی تو وہ شہید کی موت مرا۔

۱۳۔ روایت تاریخی واقعات کے خلاف ہو

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت تاریخی شواہد اور واقعات کے خلاف ہو جیسے حضرت انس کی طرف منسوب ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

"دَخَلْتُ الْحَمَّامَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم جَالِسًا فِي الْوَزْنِ وَعَلَيْهِ مِئْزَرٌ فَهَمَمْتُ أَنْ أُكَلِّمَهُ فَقَالَ يَا أَنَسُ إِنَّمَا حُرِمْتُ دَخُولَ الْحَمَّامِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ"[50]

ترجمہ: میں حمام کے اندر چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ تہبند باندھے ہوئے بڑے برتن میں بیٹھے ہیں، میں نے آپ سے گفتگو کرنی چاہی، تو آپ نے فرمایا: انس! میں نے حمام کے اندر تہبند باندھے بغیر داخل ہونے سے منع کیا ہے۔

تاریخی شواہد کی روشنی میں اس دور میں حمام نہ تھے اور نہ رسول اکرم ﷺ کبھی حمام کے اندر تشریف لے گئے ہیں۔

۱۴۔ روایت کے خلاف صحیح شواہد پائے جائیں

موضوع روایت کو پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ روایت کے خلاف ایسے صحیح شواہد موجود ہوں جن سے روایت کا بطلان ظاہر ہو جیسے عوج بن عنق کا قد تین ہزار تین سو تینتیس گز تھا۔[51]

۱۵۔ روایت اطباء کی بیان بازی کے زیادہ مشابہ ہو

موضوع روایت کو پہچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ روایت اطباء اور چٹکلہ بازوں کے بیان کے زیادہ مشابہ ہو جیسے

"اَلْبَاذِنْجَانُ لِمَا أُكِلَ لَهُ"[52]

ترجمہ: بینگن ہر بیماری کا علاج ہے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی موضوع حدیث کی معرفت کے حوالے سے لکھتے ہیں: موضوعیت یوں ثابت ہوتی ہے کہ اس روایت کا مضمون (۱) قرآن عظیم (۲) سنتِ متواترہ (۳) یا اجماعِ قطعی قطعیات الدلالۃ۔۔۔ یہ پندرہ ۱۵ باتیں ہیں کہ شاید اس جمع و تلخیص کے ساتھ ان سطور کے سوا نہ ملیں۔[53]

8۔ موضوع روایات کی معرفت کی عصری ضرورت

ابتداء سے ہی دین اسلام کو مختلف فتنوں کا سامنا رہا ہے۔ موجودہ صدی میں دین اسلام کو بے شمار نئے فتنوں اور چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان فتنوں میں سے ایک سوشل میڈیا کا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کے ذریعے کسی بھی بات کو آنا فانا پوری دنیا میں پھیلا دیا جاتا ہے۔ دین بیزار قوتوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور اس کے اصل چہرے کو مسخ کرنے کے لیے اپنی طرف سے روایات کو وضع کر کے انہیں حدیث کا نام دیا اور پھر یہ روایات زبان زد عام ہوتی چلی گئیں۔ عصر حاضر میں یہ چیز عمومی مشاہدہ میں آئی ہے کہ اقوال زریں، حکیمانہ اور صوفیانہ اقوال پر حدیث رسول لکھ کر انٹرنیٹ پر اپلوڈ کی جاتی ہے اور پھر وہ چیز پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے۔ خاص طور پر یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ کسی نئے اسلامی مہینہ پر ایک پوسٹ شیئر کی جاتی ہے کہ اس مہینہ کی خوشخبری دینے والے کے لیے یہ ثواب اور جزا ہے اور پھر ہر شخص ثواب کے حصول کے لیے اس پوسٹ کو اپنی فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا اکاونٹ سے شیئر کرتا ہے، حالانکہ وہ روایت یا بات ذخیرہ حدیث میں کہیں بھی نہیں ملتی اور جھوٹی روایت کو حدیث رسول کہنا سخت گناہ ہے اور اس پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ اس طرح کی روایات اسلام مخالف قوتوں کی طرف سے دین اسلام کے مذاق اور طنز کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں سے دین سے ناواقف لوگ محض سُنی سنائی باتوں کو ثواب سمجھ کر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کرتے ہیں اور پھر ان جھوٹی روایات کو عام مسلمان حصول ثواب کی نیت سے آگے بھیجتے رہتے ہیں۔ اس طرح کی اکثر روایات من گھڑت اور جھوٹی ہوتی ہیں۔ ایسی تمام روایات جن کے الفاظ سطحی اور رکیک ہو یا ان میں تھوڑے عمل پر بڑے ثواب کی بشارت ہو یا معمولی گناہ پر بڑی سزا کی وعید ہو، یا ان میں کسی مہینہ کی بشارت دینے پر حصول جنت کا وعدہ یا خوشخبری ہو یا اس حدیث سے ذاتی مفاد وغیرہ کی طلب معلوم ہو رہی ہو تو ایسی روایات بلا تحقیق شیئر نہیں کرنا چاہیے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طرح کی پوسٹیں شیئر کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ کسی بھی غیر مصدقہ روایت کو سوشل میڈیا پر اپلوڈ کیا جائے اور نہ ہی شیئر کیا جائے۔ مصدقہ دینی اور تعلیمی اداروں کی جانب سے جاری ہونے والی احادیث کو ہی شیئر کیا جائے۔ اس حوالے سے اہل علم کی طرف رجوع کیا جائے اور ان کی تائید اور توثیق کے بعد ہی اطمینان حاصل ہونا چاہیے۔

9۔خلاصہ بحث

خلاصہ بحث یہ ہے کہ موضوع روایات کو بیان کرام بالاجماع حرام ہے۔موضوع روایات کو گھڑنے کے مختلف اسباب ہیں۔(۱)۔تقرب الٰہی کا حصول(۲)۔اپنے مذہب کی بے جاحمایت اور تائید کے لیے روایات گھڑی جاتی ہیں۔(۳)۔اسلام پر طعنہ زنی کرنے کے لیے(۴)۔امراء کی چاپلوسی اور قربت کے حصول کے لیے۔(۵)۔طلبِ معاش اور رزق کے حصول کے لیے(۶)۔ذاتی مفاد اور مصلحت کی خاطر (۷)۔شہرت اور نام کی حرص وآرزو کی وجہ سے(۸)۔مخالفین اور معاندین کو ضرر پہنچانے اور ذلیل ورسواء کرنے کے لیے موضوعات روایات گھڑی گئیں ۔محدثین کرام اور علمائے ربانیین نے واضعین کے اس دھوکہ دہی کو بے نقاب کرنے کے لیے موضوع روایات کی پہچان اور معرفت کے طریقے بیان فرمائے جو درج ذیل ہیں :(۱)۔واضع خود اعتراف کرے۔(۲)۔رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کلام ،انبیاء کرام علیہم السلام کے کلام کے مشابہ نہ ہو۔(۳)۔رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب روایت میں رکاکت اور سطحیت پائی جائے۔(۴)۔روایت قرآن کریم کی صراحت کے خلاف ہو۔(۵)۔روایت قرآن وسنت کے اصول کے خلاف ہو۔(۶)۔روایت عقل سلیم ومشاہدہ کے خلاف ہو اور اس میں تاویل بھی ممکن نہ ہو۔(۷)۔روایت میں بے ڈھنگی اور اُوٹ پٹانگ بات ہو۔(۸)۔روایت میں معمولی کام پر بڑے ثواب کی بشارت ہو ۔(۹)۔روایت میں معمولی گناہ پر سخت سزا کی وعید ہو۔(۱۰)۔روایت کو نقل کرنے والا کذاب ہو جس کی آئمہ حدیث نے تصریح کی ہو۔(۱۱)۔روایت میں شہوت کی طرف رغبت دلائی گئی ہو۔(۱۲)۔وہ روایت اصول اخلاق کے خلاف ہو۔(۱۳)۔روایت تاریخی شواہد اور واقعات کے خلاف ہو۔(۱۴)۔روایت کے خلاف ایسے صریح شواہد موجود ہوں جن سے اس روایت کا باطل ہونا ظاہر ہوتا ہو۔(۱۵)۔وہ روایت اطباء کے بیان کے زیادہ مشابہ ہو۔ان طریقوں سے موضوع روایات کی معرفت ممکن ہے۔محدثین کرام نے موضوع حدیث کی معرفت کے لیے بے شمار تصانیف تحریر فرمائی ہیں۔عصر حاضر میں سُنی سنائی بات نیز حکیمانہ اور مصلحانہ اقوال کے ساتھ حدیث رسول لکھ کر سوشل میڈیا پر شیئر کیا جاتا ہے اور کم علم مسلمان ثواب کی نیت سے انہیں آگے بھیجتے رہتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے۔لہذا مصدقہ روایات کو ہی آگے ارسال کرنا چاہیے نیز علمائے کرام اور اہل علم سے اس بارے میں رہنمائی بھی ضرور لینی چاہیے۔

کتابیات

1. القرآن۔
2. ابن أبي حاتم،الجرح والتعديل،مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية،بحيدر آباد الدكن-الهند۔
3. ابوداؤد،السنن،دارالرسالة العالمية ،ط:اول۱۴۳۰ھ۔
4. ابن حجر،احمد بن علی، نُزهة النظر في توضيح نخبة الفكَر في مصطلح أهل الأثر،مطبعه الصباح، دمشق،ط:سوم ۱۴۲۳ھ۔
5. ابن حجر،احمد بن علی،لسان الميزان،محمد بن الحجاج اللخمي،دار البشائر الإسلامية،بیروت،ط:اول۱۴۲۳ھ۔

6. ابن حبان، المجروحين من المحدثين، دار الصميعي رياض، ط: اول ۱۴۲۰۔

7. ابن الصلاح، عثمان بن عبدالرحمن، مقدمة ابن الصلاح، دارالكتب العلميه، بيروت، ط: اول ۱۴۲۳ھ۔

8. ابن قیم، محمد بن ابی بکر، المنار المنيف، مكتبة المطبوعات الاسلامية، حلب، ط: اول ۱۳۹۰ھ۔

9. ابن ماجہ، السنن، داراحياء الكتب العربية، س ن۔

10. بخاری، محمد بن اسماعیل، التاريخ الكبير، الناشر المتميز للطباعة، رياض، ط: اول ۱۴۴۰ھ۔

11. بریلوی، مولانا احمد رضا خان، فتاویٰ رضویہ، رسالہ نور العینین فی تقبیل الابھامین، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، س ن۔

12. ترمذی، محمد بن عیسی، السنن، دارالغرب الاسلامی ، بیروت، ط: اول ۱۹۹۶۔

13. جرجانی، ابو احمد بن عدی، الكامل في ضعفاء الرجال، الكتب العلمية، بيروت، ط: اول ۱۴۱۸۔

14. حاکم، محمد بن عبداللہ، المدخل الى كتاب الاكليل، دارالدعوة ، اسکندریہ س ن۔

15. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، مكتبة المعارف، ریاض، س ن۔

16. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، تاريخ بغداد، دارالكتب العلميه، بيروت، ط: اول ۱۴۱۸ھ۔

17. ذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد، ميزان الاعتدال فی نقد الرجال، دارالمعرفة ، بيروت، ط: اول ۱۳۸۲ھ۔

18. سخاوی، شمس الدین، محمد بن عبدالرحمن، المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، دار الکتاب العربی، بیروت، ط: اول ۱۴۰۵ھ۔

19. سخاوی، محمد بن عبدالرحمن، فتح المغيث بشرح ألفية الحديث، مكتبة السنة ، مصر، ط: اول ۱۴۲۴ھ۔

20. سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمن بن أبي بکر، تدريب الراوی فی شرح تقريب النواوی ، دارطیبہ، س ن۔

21. طبرانی، سلیمان بن احمد، طرق حديث من كذب علي متعمدا، المكتب الإسلامي، دار عمار، عمان، ط: اول ۱۴۱۰ھ۔

22. محمود طحان، تيسير مصطلح الحديث، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، ط: دہم ۱۴۲۵ھ

23. ملا علی قاری، علی بن (سلطان) محمد، الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، مؤسسة الرسالة ، بیروت، س ن۔

24. مسلم، مسلم بن حجاج، صحيح مسلم، مطبعه عيسى البابی الحلبی، قاہرہ ۱۳۷۴ھ۔

25. نووی، یحییٰ بن شرف، شرح النووی على مسلم ، داراحياء التراث العربی ، بیروت، ط: دوم ۱۳۹۲۔

حوالہ جات

1 سخاوی، محمد بن عبدالرحمن،فتح المغيث بشرح ألفية الحديث، (مكتبة السنة ، مصر،ط:اول۱۴۲۴ھ)ج:۱،ص:۲۲

2 سورۃ النجم:۳۔۴

3 محمود طحان،تيسير مصطلح الحديث،(مكتبة المعارف للنشر والتوزيع،ط:دہم۱۴۲۵ھ)،ص:۱۱۱

4 سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمن بن أبی بکر،تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ،(دارطیبه،س ن)ج:۱،ص:۳۲۳

5 محمود طحان، تيسير مصطلح الحديث،ص:۱۱۱

6 ایضا

7 نووی،یحیی بن شرف،شرح النووی علی مسلم ،(داراحیاء التراث العربی ،بیروت،ط:دوم ۱۳۹۲)ج۱،ص۷۱

8 ذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد،میزان الاعتدال فی نقد الرجال ،(دارالمعرفة ،بیروت،ط:اول۱۳۸۲ھ)ج:۴،ص:۲۱

9 خطیب بغدادی،ابو بکر احمد بن علی،الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ،(مكتبة المعارف،ریاض،س ن)ج:۲ص:۹۸

10 ابن الصلاح، عثمان بن عبدالرحمن،مقدمة ابن الصلاح(دارالکتب العلمیه،بیروت،ط:اول۱۴۲۳ھ)ص:۲۰۱

11 ابن حجر،احمد بن علی، نُزهة النظر في توضيح نخبة الفكَر في مصطلح أهل الأثر ،(مطبعه الصباح، دمشق،ط:سوم۱۴۲۳ھ)ص:۹۱

12 ایک جھوٹا وہ حدیث گھڑنے والا ہے اور دوسرا جھوٹا یہ روایت بیان کرنے والا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں جھوٹے ہیں،اُن میں سے ایک روایت بیان کرنے والا ہے۔

13 مسلم، مسلم بن حجاج،صحیح مسلم،مقدمه،باب وجوب الرواية۔۔۔الخ(مطبعه عیسی البابی الحلبی، قاہرہ۱۳۷۴ھ)ج:۱،ص:۰۹

14 محمود طحان، تيسير مصطلح الحديث ،ص:۱۱۲

15 ایضا

16 ابن حجر، نُزهة النظر في توضيح نخبة الفكَر في مصطلح أهل الأثر،ص:۹۱

17 خطیب بغدادی،ابو بکر احمد بن علی،تاریخ بغداد،میسرة بن عبد ربه،(دارالکتب العلمیه،بیروت،ط:اول۱۴۱۸ھ)ج:۱۳،ص:۲۲۴

18 محمود طحان،تيسير مصطلح الحديث،ص:۱۱۳

19 حاکم، محمد بن عبداللہ،المدخل الی کتاب الاکلیل(دارالدعوۃ ،اسکندریه س ن)،ص:۵۶

20 سخاوی، شمس الدین، محمد بن عبدالرحمن،المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة،حرف الباء الموحدة،(دار الکتاب العربی،بیروت،ط:اول۱۴۰۵ھ)،ص:۲۳۱

21 ابن ماجه،السنن،کتاب المناسک،باب الشرب من زمزم،(داراحیاءالکتب العربية،س ن)ج:۲،ص:۱۰۱۸،حدیث نمبر:۳۰۶۲

22 سیوطی،تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، تجويز الكرامية الوضع۔۔۔الخ،ج:۱،ص:۳۳۵

23 ابن حبان،المجروحين من المحدثين،ذكر أنواع جرح الضعفاء،النوع الرابع،(دار الصميعي ریاض،ط:اول۱۴۲۰)ج:۱،ص:۶۶

24 ابی داؤد، السنن ،کتاب الجہاد ،باب فی السبق، (دارالرسالة العالمية ،ط: اول ۱۴۳۰ھ) ج:۴،ص:۲۲۱،حدیث نمبر:۲۵۷۴

25 محمود طحان، تیسیر مصطلح الحدیث، ص:۱۱۴

26 ایضا

27 ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان، محمد بن الحجاج اللخمي، (دار البشائر الإسلامية، بیروت، ط: اول ۱۴۲۳ھ)، ج:۷، ص:۵۳

28 ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، محمد بن عبد الملک الأنصاری، أبو عبد الله، ج:۳، ص:۶۳۱

29 بخاری، محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، مُحمَّدُ بنُ عبدِ الملِكِ، (الناشر المتميز للطباعة، ریاض، ط: اول ۱۴۴۰ھ) ج:۱، ص:۱۶۴

30 سیوطی، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، أقسام الواضعين، ج:۱، ص:۳۳۸

31 ابن حبان، المجروحين من المحدثين، النوع العشرين، ج:۱، ص:۸۱

32 جرجانی، ابو احمد بن عدی، الكامل في ضعفاء الرجال (الكتب العلمية، بيروت، ط: اول ۱۴۱۸)، ج:۳، ص:۳۸۷

33 کرامیہ ایک بدعتی فرقہ ہے۔ جو محمد بن کرام متوفی ۸۶۹ھ کی طرف منسوب ہے۔

34 طبرانی، سلیمان بن احمد، طرق حديث من كذب علي متعمدا (المكتب الإسلامي، دار عمار، عمان، ط: اول ۱۴۱۰ھ)، ص:۱۰۰، حدیث نمبر:۹۸

35 محمود طحان، تیسیر مصطلح الحدیث، ص:۱۱۵

36 ایضا

37 ابن الصلاح، مقدمة ابن الصلاح، ص:۱۰۰

38 ملا علی قاری، علی بن (سلطان) محمد، الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، (مؤسسة الرسالة ،بيروت، س ن)ص:۴۳۶

39 ابن قیم، محمد بن ابی بکر، المنار المنيف، (مكتبة المطبوعات الاسلامية، حلب، ط: اول ۱۳۹۰ھ) ص:۹۹-۱۰۰

40 ملا علی قاری، الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، ص:۲۸۸، حدیث نمبر:۳۷۶

41 ایضا، ص:۳۵۶، حدیث نمبر:۵۱۹

42 جرجانی، أبو احمد بن عدی، الکامل فی ضعفاء الرجال، ج:۷، ص:۵۵۱

43 ملا علی قاری، الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، ص:۴۲۴-۴۲۵

44 ایضا، ص:۴۲۴

45 ایضا، ص:۳۳۸

46 ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الوقت الأول من الفضل، (دارالغرب الاسلامی ،بیروت، ط: اول ۱۹۹۶) ج:۱، ص:۲۱۳، حدیث نمبر:۱۷۲

47 ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، (مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، بحيدر آباد الدكن-الهند) ج:۹، ص:۲۱۶

48 سخاوی، المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، ص:۴۱۰، حدیث نمبر:۶۰۵

49 ملا علی قاری، الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، ص:۳۵۳، حدیث نمبر:۵۰۷

50 جوزی، عبدالرحمن بن علی، الموضوعات، کتاب الطهارة، ج:۲، ص:۸۱

51 ابن قیم، محمد بن أبي بكر، المنار المنيف في الصحيح والضعيف، ص:۷۷، حدیث نمبر:۱۳۵

52 سخاوی، المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، ص:۲۳۱، حدیث نمبر:۲۷۹

53 بریلوی، مولانا احمد رضا خان، فتاوی رضویہ، رسالہ نور العینین فی تقبیل الابھامین، ج:۵ ص:۴۶۲۔۴۶۳

References

1. Sakhawi, Muhammad bin Abd al-Rahman, Fath al-Mughith with the description of Alfiyyah al-Hadith, (Muktab al-Sunnah, Egypt, 1:1 1424 AH) Vol.1, p.22
2. Surat al-Najm: 3.4
3. Mahmood Tahan, The third term of hadith, (Muktab al-Maarif for publication and dissemination, 1:10 1425 AH), p: 111
4. Suyuti, Jalaluddin, Abd al-Rahman bin Abi Bakr, The training of al-Ravi per Sharh al-Nawawi ceremony, (Dartiba, S.N.) vol.1, p.323.
5. Mahmood Tahan, Taysir Al-Mutiq al-Hadith, p. 111
6. Ibid
7. Nawi, Yahya bin Sharaf, Sharh al-Nawi Ali Muslim, (Darahiya Al-Tarath al-Arabi, Beirut, 1:2 1392) Volume 1, p. 71
8. Dhahabi, Shams al-Din, Muhammad bin Ahmad, Meezan al-Etdal fi Naqd al-Rijal, (Dar al-Marafah, Beirut, 1:1 1382 AH) Volume: 4, Page: 21
9. Khatib al-Baghdadi, Abu Bakr Ahmad bin Ali, Al-Jami Lakhlaq al-Ravi wa Adaab al-Sami, (Muktab al-Maarif, Riyadh, S.N.) Volume: 2, p. 98.
10. Ibn al-Salah, Uthman bin Abd al-Rahman, Muqaddam Ibn al-Salah (Dar al-Kitab al-Ilamiyyah, Beirut, 1:1 1423 AH) p.201
11. Ibn Hajar, Ahmad Ibn Ali, Nuzhah al-Nazar in explaining the elite of thought in the term Ahl al-Athar, (Mutaba Al-Sabah, Damascus, 3:3 1423 AH) p.91
12. One liar is the one who fabricated the hadith and the other liar is the narrator of this tradition. This does not mean that one of the two is a liar, but it means that both of them are liars, one of them is the narrator of the tradition.
13. Muslim, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Muqadama, Chapter Wajub al-Rawaiyat...etc.
14. Mahmood Tahan, Taysir Al-Mutiq al-Hadith, p. 112
15. Ibid
16. Ibn Hajar, Nuzhah al-Nazar in explaining the elite of thought in the term of Ahl al-Athar, p:91
17. Khatib al-Baghdadi, Abu Bakr Ahmad bin Ali, History of Baghdad, Maysara bin Abd Rabbah, (Dar al-Kitab al-Ulamiya, Beirut, 1:1 1418 AH) Volume: 13, page: 224
18. Mahmood Tahan, Tesir al-Mutiq al-Hadith, p. 113
19. Al-Hakim, Muhammad bin Abdullah, al-Mudkhal al-Kitab al-Kalil (Dar al-Dawa, Alexandria, 2011), p. 56.
20. Sakhavi, Shams al-Din, Muhammad bin Abd al-Rahman, Al-Maqasid al-Hasna fi Bayan Kathir min al-Ahadith al-Mushtahara ali al-Al-Sunnah, Harf al-Baa al-Mawhidah, (Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, vol. 1, 1405 AH), p. 231.
21. Ibn Majah, Sunan, Kitab Al-Manasik, Chapter Al-Sharb from Zamzam, (Darahiya al-Kitab al-Arabiyyah, 2nd century) vol.2, p.1018, hadith number: 3062.
22. Suyuti, Al-Ravi's training in the approximation of al-Nawawi, the proposal of al-Karamiyyah al-Aqab, vol.1, p.335

23. Ibn Hibban, Al-Majuruhin Min Al-Muhadithin, Mention of the Types of Jahrh Al-Fazafah, Al-Nauw IV, (Dar al-Sami'i Riyad, Vol. 1: 1420), Vol. 1, P. 66.
24. Abi Dawud, Sunan, Kitab al-Jihad, chapter fi al-Saqb, (Dar al-Rasalat al-Alamiya, vol. 1, 1430 AH), vol. 4, p. 221, hadith no. 2574.
25. Mahmood Tahan, Taysir Al-Mutiq al-Hadith, p. 114
26. Ibid
27. Ibn Hajar, Ahmad bin Ali, Lasan al-Mizan, Muhammad bin al-Hajjaj al-Lakhmi, (Dar al-Bashair al-Islami, Beirut, 1:1 1423 AH), vol.7, p.53.
28. Dhahabi, Mizan al-Etdil fi Naqd al-Rijal, Muhammad bin Abd al-Mulk al-Ansari, Abu Abdullah, vol.3, p.631
29. Bukhari, Muhammad bin Ismail, al-Tarikh al-Kabeer, Muhammad bin Abd al-Malik, (Al-Nasher al-Mutamiz for Typography, Riyadh, 1:1 1440 AH) vol.1, p.164
30. Suyuti, Al-Ravi's Training in the Approximation of Al-Nawawi, Iqsam al-Wazi'in, Vol.1, p.338
31. Ibn Hibban, Al-Majuruhin Min Al-Muhadithin, Al-Nuw al-Akhsain, Vol. 1, p. 81
32. Jurjani, Abu Ahmad bin Adi, al-Kamal fi waqasqa al-rijal (Al-Kitab Al-Il-Imima, Beirut, 1:1 1418), vol.3, p.387.
33. Karamiya is a heretical sect, which is attributed to Muhammad bin Karam who died in 869 AH.
34. Tabrani, Suleiman bin Ahmad, Tarq Hadith Min Kabzeh Ali Mutamda (Al-Maqaab al-Islami, Dar Ammar, Amman, 1:1 1410 AH), p.: 100, hadith no.: 98
35. Mahmood Tahan, Tesir al-Mutiq al-Hadith, p. 115
36. Ibid.
37. Ibn al-Salah, Introduction to Ibn al-Salah, p. 100
38. Mulla Ali Qari, Ali bin (Sultan) Muhammad, Al-Asrar al-Murfu'a fi al-Akhbar al-Muqabah al-Mawbaat al-Muqabara, (Massisat al-Rasalat, Beirut, S.N.): 436
39. Ibn Qayyim, Muhammad Ibn Abi Bakr, Al-Manar al-Manif, (Muktabat al-Maqbatat al-Islamiya, Aleppo, 1:1 1390 AH) pp: 99-100
40. Mulla Ali Qari, Al-Asrar al-Murfu'a fi al-Akhbar al-Muqabara, known for the great topics, p.: 288, hadith no.: 376
41. Ibid, page: 356, hadith number: 519
42. Jurjani, Abu Ahmad bin Adi, Al-Kamal Fi Dasqaa al-Rijal, Vol.7, p.551.
43. Mulla Ali Qari, Al-Asrar al-Murfu'a fi al-Akhbar al-Muqabara, known for the great topics, pp. 424-425.
44. Ibid, p: 424
45. Ibid, p: 338
46. At-Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan, Chapters of Salat, Chapter of Maja' at the time of the first month of al-Fadl, (Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, Vol. 1: 1996), Vol. 1, p. 213, Hadith No. 172.
47. Ibn Abi Hatim, Al-Jarh and Tadi'il, (Majlis Majlis Al-Maarif Al-Uthmaniyah Press, Hyderabad, Al-Dukn-Al-Hind) Volume: 9, Page: 216
48. Sakhawi, Al-Maqasid Al-Hasna fi Bayan Kathir Min Ahadith Al-Mushtara Ali Al-Sunnah, p.: 410, Hadith No.: 605
49. Mulla Ali Qari, Al-Asrar al-Murfu'a fi al-Akhbar al-Mu'ba'a, p.: 353, hadith no.: 507
50. Jozi, Abd al-Rahman bin Ali, Al-Muhammat, Kitab al-Tahara, vol.2, p.81
51. Ibn Qayyim, Muhammad Ibn Abi Bakr, Al-Manar al-Manif fi Sahih wal Zaif, p.77, hadith number: 135
52. Sakhawi, Al-Maqasid Al-Hasna fi Bayan Kathir Min Ahadith Al-Mushtara Ali Al-Sunnah, p.: 231, Hadith No.: 279
53. Barelvi, Maulana Ahmad Raza Khan, Fatawi Rizwiah, Risala Noor Al-Ainin fi Taqbeel Al-Abhamin, Volume: 5, pp. 462-463.